FLOW CHART — ترتیبی نقشۂ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

89- سُورَۃُ الْفَجْرِ

آیات : 30 ...... مَکِّیَّۃٌ ...... پیراگراف : 6

مرکزی مضمون :
قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت قبول کر کے عدلِ اجتماعی قائم کرنے والے نفوسِ مطمئنہ تقربِ الٰہی حاصل کریں گے۔

پہلا پیراگراف — آیات: 1 تا 5
عقل مند (ذی حجر) آفاقی دلیلوں کی روشنی میں آخرت کو مان لیتے ہیں

دوسرا پیراگراف — آیات: 6 تا 14
عاد و ثمود و فرعون کی تاریخ سے جزاوسزا اور آخرت پر استدلال

تیسرا پیراگراف — آیات: 15 تا 16
نفوسِ مطمئنہ دکھ اور سکھ دونوں حالتوں میں صابر وشاکر ہوتے ہیں

چوتھا پیراگراف — آیات: 17 تا 20
یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کے حقوق غصب کرنے والوں کا نفسِ مجرمہ ہے

پانچواں پیراگراف — آیات: 21 تا 26
روزِ قیامت نفسِ مجرمہ نادم ہوگا اُسے سخت عذاب دیا جائے گا

چھٹا پیراگراف — آیات: 27 تا 30
نفسِ مطمئنہ مرضات اللہ پر عمل کر کے جنت اور تقربِ الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے

زمانۂ نزول:

سورت ﴿ الفجر ﴾، رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) میں نازل ہوئی، جب مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کردی گئی تھی۔ قریش کو عاد و ثمود و فرعون کے انجام سے ڈرایا گیا اور بتایا گیا کہ اللہ گھات میں ہے ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾۔

سورت ﴿ الفجر ﴾ اِس اعتبار سے سورت ﴿ البُرُوج ﴾ سے مشابہت رکھتی ہے، جہاں کہا گیا تھا ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾۔

سورۃُ الفَجر کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الغَاشِيَة﴾ میں قیامت کا نقشہ کھینچ کر دو (2) قسم کے کرداروں کے مختلف انجام کو ﴿وُجُوْه" يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَة"﴾ اور ﴿وُجُوْه" يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَة"﴾ کے الفاظ سے ظاہر کیا گیا۔

یہاں سورت ﴿الفَجر﴾ میں ﴿نفسِ مطمئنه﴾ اور ﴿نفسِ غیر مطمئنه﴾ کی صفات بیان کر کے دونوں کے مختلف انجام کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔

2- اس سورت اور اگلی سورت ﴿البَلَد﴾ دونوں میں عدلِ اجتماعی کی ترغیب ہے۔ قیامت کے انکار کی وجہ سے ہی انسان مال کی شدید محبت میں گرفتار ہو کر یتیموں اور مسکینوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور میراث کا مال کھا جاتا ہے۔

سورۃُ الفَجر کا نظمِ جلی

سورۃُ الفَجر چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 5 : پہلے پیراگراف میں بتایا گیا کہ آفاقی دلائل کی روشنی میں عقل مند ﴿ذِی حِجر﴾ انسان، آخرت کی جزا وسزا پر ایمان لے آتے ہیں۔

﴿وَالْفَجْرِ﴾(1) قسم ہے فجر کی ! (شاہد ہے ! فجر)

﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾(2) اور دس (10) راتوں کی ! (اور دس راتیں)

﴿وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾ (3) اور جفت اور طاق کی !

﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾(4) اور رات کی ! جبکہ وہ رخصت ہو رہی ہو۔

﴿هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَم" لِّذِىْ حِجْرٍ﴾(5) کیا اس میں کسی صاحب عقل کے لیے کوئی قسم ہے؟

2- آیات 6 تا 14: دوسرے پیراگراف میں، تاریخ سے سزا اور جزا اور امکانِ آخرت پر، ذی حجر (عقل مند) افراد کے لیے استدلال ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ﴾(6) تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے کیا برتاؤ کیا، عاد کے ساتھ؟

﴿اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ (7) اونچے ستونوں والے، عادِ ارم کے ساتھ

﴿الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ﴾(8) جن کے مانند کوئی قوم، دنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی تھی؟

﴿وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾(9) اور ثمود، جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں؟

﴿وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ﴾(10) اور میخوں والے، فرعون کے ساتھ؟

﴿ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴾ (11) یہ وہ لوگ تھے، جنہوں نے دنیا کے ملکوں میں، بڑی سرکشی کی تھی۔

﴿ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴾(12) اور ان میں بہت فساد پھیلایا تھا۔

﴿ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴾(13) آخرکار! تمہارے رب نے، ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔

﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾(14) یقیناً! تمہارا رب، گھات لگائے ہوئے ہے۔

انسانی تاریخ سے استدلال کرتے ہوئے تین طاغوتی اور فسادی قوتوں، ﴿عاد﴾، ﴿ثمود﴾ اور ﴿فرعون﴾ کے انجام کو پیش کیا گیا ہے، جب وہ حد سے گزر گئے اور زمین میں انہوں نے بہت فساد مچایا تو ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسایا گیا۔

3- آیات 15 تا 16: تیسرے پیراگراف میں، ﴿نفوسِ غیر مطمئنہ﴾ کا عمل بتایا گیا کہ وہ دکھ اور سکھ دونوں حالتوں میں صابر وشاکر نہیں ہوتے۔

﴿ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ، فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴾ (15)

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب، جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے، مجھے عزت دار بنایا ہے۔ (میری شان بڑھائی ہے)

﴿ وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ، فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴾(16)

اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے، تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ اس میں انسان کی اس نفسیاتی ناشکری سے بحث کی گئی ہے، جس میں وہ اپنے رویے بدل لیتا ہے۔ دکھ میں کچھ اور ہوتا ہے، سکھ میں کچھ اور۔ یہ بے وفا سکھ میں ﴿ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴾ کی صدا لگاتا ہے اور دکھ میں ﴿ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴾ کی آواز۔ اس کے برخلاف، عقیدۂ آخرت کو تسلیم کرنے والا، ﴿نفسِ مطمئن﴾ ہر حال میں صابر وشاکر ہوتا ہے، باوفا ہوتا ہے۔ دولت، اقتدار اور اعلیٰ مناصب انسان کے لیے معیارِ عزت نہیں۔ اسی طرح غریبی اور کسمپرسی معیارِ ذلت نہیں، بلکہ امیری اور غریبی، خوش حالی اور بدحالی، حاکمیت اور محکومی، دونوں اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔

4- آیات 17 تا 20: چوتھے پیراگراف میں، ﴿نفسِ مجرمہ﴾ کے جرائم بیان کیے گئے کہ وہ انکارِ آخرت کے سبب، یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کے حقوق غصب کرنے والا بن جاتا ہے۔ عدلِ اجتماعی کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

﴿ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴾(17) ہرگز نہیں! بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے

﴿ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾(18) اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے

﴿ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴾(19) اور میراث کا سارا مال، سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

﴿ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴾ (20) اور مال کی محبت میں، بری طرح گرفتار ہو۔

اس پیراگراف میں مضمون کا رُخ یکا یک بدل جاتا ہے ،اس کی ابتداء ﴿كَلَّا﴾ سے ہوئی ہے۔اس سے پہلے کا مضمون محذوف ہے۔(دکھ اور سکھ کے امتحان میں، ناشکری کا مظاہرہ کرنے والو! تم آخرت پر ایمان نہیں لاتے ،اس لیے تمہارے معاشی اور سماجی رویے سراسر ظلم اور نا انصافی پر مبنی ہیں) یہ سارا پیراگراف سماجی عدل و انصاف (Socio-Economic Justice) سے متعلق ہے۔

عقیدۂ آخرت کو نہ ماننے والے ﴿طاغین﴾، سماجی اور معاشی عدل کی پروا نہیں کرتے۔یتیموں کی قدر نہیں کرتے ، مسکینوں کی امداد کے کلچر کو فروغ نہیں دیتے۔زر پرست اور بخیل ہوتے ہیں۔کمزور طبقات کا استحصال کرتے ہیں۔ میراث کا مال چٹ کر جاتے ہیں۔مال اور دولت کی بے پناہ محبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کا ضرور بہ ضرور محاسبہ ہو کر رہے گا۔ جو کمزوروں کے حقوق غصب کرتے ہیں، انہیں عذاب ضرور ملے گا۔

5- آیات 21 تا 26: پانچویں پیراگراف میں بتایا گیا کہ روزِ قیامت ﴿نفسِ مجرمہ﴾ نادم ہوگا اور اُسے سخت عذاب دیا جائے گا۔

﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ (21)

ہرگز نہیں ! جب زمین پے درپے کوٹ کوٹ کر ، ریگزار بنا دی جائے گی۔

﴿وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾(22)

اور تمہارا رب جلوہ فرما (نمودار) ہوگا ، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔

﴿وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾(23)

اور جہنم اس روز، سامنے لائی جائے گی ،اس دن انسان کو سمجھ آئے گی (مگر) اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟

﴿يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾ (24)

وہ کہے گا: کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے ، کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا !

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ﴾(25) پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ، ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں۔

﴿وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ﴾(26) اور اللہ ، جیسا باندھے گا ، ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔

یہ پیراگراف بھی ﴿كَلَّا﴾ سے شروع ہوتا ہے۔اس سے پہلے کا مضمون بھی محذوف ہے۔(یعنی یہ تمہاری خام خیالی ہے کہ آخرت نہیں آئے گی، اور تمہیں سزا نہیں ملے گی) اس میں یکا یک قیامت کے منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔عقیدۂ آخرت کو تسلیم نہ کرنے والے بخیل نفسِ مجرمہ ﴿نفسِ غیر مطمئنہ﴾ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔روزِ قیامت اُس کا 'مکالمۂ معذرت' نقل کیا گیا ہے۔اللہ کے عذاب سے تخویف کی گئی ہے۔خالق کا عذاب مخلوق کی طرح نہ ہوگا۔خالق کی پکڑ اور گرفت مخلوق کی طرح نہ ہوگی ، بلکہ نہایت شدید تر ہوگی۔

6- آیات 27 تا 30: چھٹے اور آخری پیراگراف میں ﴿نفس مجرمہ﴾ کے انجام کا موازنہ، ﴿نفسِ مطمئنہ﴾ کے مختلف اُخروی انجام سے کیا گیا ہے۔

﴿ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴾ (27) (دوسری طرف ارشاد ہوگا) اے نفسِ مطمئن !

﴿ ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾ (28)

چل اپنے رب کی طرف! اس حال میں کہ تو (اپنے انجامِ نیک سے) خوش (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔ (تو اللہ سے راضی، اللہ تجھ سے راضی)

﴿ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴾ (29) شامل ہوجا ! میرے (نیک) بندوں میں۔

﴿ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴾ (30) اور داخل ہو جا ! میری جنت میں۔

﴿نفسِ مطمئنہ﴾، اللہ کی مرضی ﴿مَرضَات اللہ﴾ کے مطابق عمل کر کے جنت کا مستحق ہوجاتا ہے۔

﴿نفسِ مطمئنہ﴾، عقیدۂ توحید و آخرت پر نہ صرف ایمان لاتا ہے، بلکہ معاشرے میں سماجی اور معاشی عدل (Socio-economic Justice) کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ اسے استحصال سے بچاتا ہے ، میراث کی صحیح تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ دکھ اور سکھ میں صابر و شاکر ہوتا ہے۔ ذِی حِجْر (عقل مند) ہوتا ہے۔ طاغی اور فسادی نہیں ہوتا۔ یتیم دوست اور مسکین دوست ہوتا ہے۔ مال کی محبت سے محفوظ ہوتا ہے۔ عذابِ آخرت سے ڈرتا ہے۔ اللہ سے محبت کرتا ہے۔

یہ ﴿رَاضِيَة﴾ ہوتا ہے، یعنی اللہ کی شریعت اور اللہ کے اَحکام و اوامر پر پوری طرح مطمئن اور راضی۔ یہ ﴿مَرْضِيَّة﴾ بھی ہوتا ہے، اس کے اِخلاص، حسنِ عمل اور حسنِ نیت کا اللہ بھی قدردان ہوتا ہے۔ ﴿نفسِ مطمئنہ﴾ کا استقبال کیا جاتا ہے۔ اُس کی روح ، اللہ کے خاص نیک بندوں (انبیاء، صدیقین اور صالحین) کی اَرواح کے ساتھ، اللہ کی خاص جنت میں داخل ہوجاتی ہے۔ یہ تقربِ الٰہی اور ولایت کا مقام ہے۔

سورۃ ﴿الفجر﴾ کے چھ (6) پیراگرافوں کے نظمِ جلی کو سمجھنے کے لیے ﴿نفسِ مطمئنہ﴾ اور ﴿نفسِ غیر مطمئنہ﴾ کے اوصاف پر مشتمل مندرجہ ذیل تقابلی جدول کا جائزہ لیجیے۔ سورت میں بعض باتیں مذکور ہیں اور بعض باتیں غیر مذکور یعنی محذوف ہیں۔

پیرا گراف	عنوان	نفسِ مجرمہ (غیر مطمئنہ) کے اوصاف	نفسِ مطمئنہ کے اوصاف
1	قیامت کے آفاقی دلائل	﴿ذِی حِجر﴾ یعنی عقل مند نہیں ہوتے ۔ آفاقی دلائل سے سبق حاصل نہیں کرتے۔ جزا اور سزا اور آخرت کو نہیں مانتے۔	﴿ذِی حِجر﴾ یعنی عقل مند ہوتے ہیں۔ آفاقی دلائل سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ جزا اور سزا اور آخرت کو مان لیتے ہیں۔
2	قیامت کے تاریخی دلائل	عاد ، ثمود اور فرعون جیسی طاغی اور فسادی طاقتوں کی ہلاکت پر مشتمل تاریخی دلیلوں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔	عاد ، ثمود اور فرعون جیسی طاغی اور فسادی طاقتوں کی ہلاکت پر مشتمل تاریخی دلیلوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔
3	قیامت کے انفسی دلائل	بے وفا ہوتے ہیں۔ عنایاتِ الٰہی پر خوش ہوتے ہیں اور آزمائشوں پر اللہ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔	ہر حالت میں اللہ کے وفادار ہوتے ہیں۔ عنایاتِ الٰہی پر شکر ادا کرتے ہیں اور آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں۔
4	عدلِ اجتماعی Socio-Economic Juestice	جزا و سزا یعنی آخرت کی عدالت کے منکر ہوتے ہیں اس لیے یتیموں اور مسکینوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ میراث کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں ۔ مال کی شدید محبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔	جزا و سزا یعنی آخرت کی عدالت کے قائل ہوتے ہیں اس لیے یتیموں اور مسکینوں کے حقوق ادا کرتے ہیں ۔ میراث کا مال ہڑپ نہیں کرتے ۔ مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے۔
5	منکرینِ قیامت کا انجام	قیامت کے دن پچھتائیں گے ۔ سخت عذاب سے دوچار کیے جائیں گے۔	قیامت کے دن رسوائی ، ندامت اور عذاب سے محفوظ رہیں گے۔
6	نفسِ مطمئنہ کا انجام	اللہ کی مشیت اور شریعت پر راضی نہیں رہتے ۔ نہ ان کا عمل سنت کے مطابق ہوتا ہے اور نہ ان کی نیت صحیح ہوتی ہے۔	اللہ کی شریعت اور مشیت پر راضی رہتے ہیں۔ ان کی نیت اور حسن عمل سے اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے ۔ اللہ کی خاص جنت میں نیک بندوں کے ساتھ داخل کیے جائیں گے۔

مرکزی مضمون

قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت قبول کر کے، ﴿عدلِ اجتماعی﴾ قائم کرنے والے ﴿نُفُوسِ مُطمَئِنّہ﴾ ہی اللہ تعالیٰ کا تَقَرُّب حاصل کر سکیں گے۔